106437 ـ خلع حاصل كرنے كے بعد والد اسى خاوند سے نكاح نہيں كرنے ديتا

سوال

ايك شخص نے عدالت ميں اپنى بيوى كو سسر كے دباؤ كے تحت ايك طلاق دى يہ طلاق بتاريخ (8 / 2 / 1428) ہجرى كو ہوئى اور اب (28 / 6 / 1428) تاريخ ہو چكى ہے اور اس كا معاوضہ بھى تھا، حقيقت ميں خاوند اپنى بيوى كو چاہتا ہے، اور بيوى بھى اپنے خاوند كو چاہتى ہے، كيونكہ وہ چودہ برس تك خاوند اور بيوى رہے ہيں، خاوند اپنى بيوى كا سعودى عرب اور باہر كے ممالك ميں علاج معالجہ كراتا رہا ہے، اور اب بيوى كے خاندان كا كوئى شخص اس كا علاج معالجہ نہيں كروا رہا، اور بيوى كى صحت دن بدن كمزورى ہوتى جا رہى ہے اور وہ اپنے خاوند كے پاس واپس آنا چاہتى ہے، كيا كيا جائے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر تو طلاق معاوضہ پر ہوئى ہے تو خلع كہلاتا ہے جس سے بيوى اپنے خاوند سے بائن صغرى ہو جاتى ہے، اور جب خاوند اور بيوى دونوں آپس ميں رجوع كرنا چاہيں تو وہ نيا نكاح كر سكتے ہيں.

اور جب خاوند اس سے نكاح كر لے تو وہ بيوى اس كے پاس واپس آ جائيگى اور اسے باقى طلاق كا حق حاصل رہے، اس ليے اس كے پاس دو طلاقيں رہ جائينگى، اور خلع كو طلاق شمار نہيں كيا جائيگا.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" " چنانچہ ہر وہ لفظ جو معاوضہ كے ساتھ تفريق پر دلالت كرتا ہو وہ خلع ہے چاہے وہ طلاق كے الفاظ سے ہى ہو، مثلا خاوند كہے ميں نے اپنى بيوى كو ايك ہزار ريال كے عوض طلاق دى، تو ہم كہيں گے يہ خلع ہے، اور عبد اللہ بن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے يہى مروى ہے:

ہر وہ جس ميں معاوضہ ہو وہ طلاق نہيں "

امام احمد كے بيٹے عبد اللہ كہتے ہيں:

ميرے والد صاحب خلع ميں وہى رائے ركھتے جو عبد اللہ بن عباس رضى اللہ تعالى عنہ كى رائے تھى، يعنى يہ فسخ

نکاح ہے چاہے کسی بھی لفظ میں ہو، اور اسے طلاق شمار نہیں کیا جائیگا.

اس پر ایک اہم مسئلہ مرتب ہوتا ہے:

اگر کوئی انسان اپنی بیوی کو دو بار علحیدہ علیحدہ طلاق دے اور پھر طلاق کے الفاظ کے ساتھ خلع واقع ہو جائے تو طلاق کے الفاظ سے خلع کو طلاق شمار کرنے والوں کے ہاں یہ عورت تین طلاق والی یعنی بائنہ ہو جائیگی، اور اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو گی جب تک وہ کسی دوسرے سے نکاح نہیں کر لیتی.

لیکن جو علماء خلع کو فسخ نکاح شمار کرتے ہیں چاہے وہ طلاق کے الفاظ میں ہی ہوا ہو تو یہ عورت اس کے لیے نئے نکاح کے ساتھ حلال ہوگی حتی کہ عدت میں بھی نکاح کر سکتی ہے، اور راجح بھی یہی ہے.

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم خلع کرنے والوں کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ یہ نہ کہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو اتنی رقم کے عوض طلاق دی، بلکہ وہ کہیں میں نے اپنی بیوی سے اتنی رقم کے عوض خلع کیا؛ کیونکہ ہمارے ہاں اکثر قاضی اور میرے خیال میں ہمارے علاوہ بھی یہی رائے رکھتے ہیں کہ یہ خلع اگر طلاق کے الفاظ کے ساتھ ہو تو یہ طلاق ہوگی.

تو اس طرح عورت کو نقصان اور ضرر ہوگا، اگر اسے آخری طلاق تھی وہ بائن ہو جائیگی، اور اگر آخری نہ تھی تو اسے طلاق شمار کر لیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 450).

دوم:

جب عورت کا ولی (اس کا والد) اس کی شادی کرنے سے انکار کرے اور خاوند بھی اس عورت کا کفو ہو یعنی مناسب رشتہ ہو اور وہ عورت اس خاوند سے راضی ہو تو وہ ولی اسے نکاح سے روکنے والا شمار ہوگا، اس طرح اس سے ولایت منتقل ہو کر بعد والے ولی کو مل جائیگی.

اور عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنا معاملہ قاضی کے پاس لے جائے تا کہ قاضی اس کے ولی کو یا تو اس کی شادی کرنے کا حکم دے، یا پھر اگر ولی اس کی شادی نہیں کرتے تو قاضی اس کی شادی کر دے.

یہ مسئلہ پہلے تو اہل خیر اور اصلاح پسند افراد حل کریں وہ اس طرح کہ جب خاوند دیندار اور حسن اخلاق کا مالک ہے تو وہ عورت کے والد کو راضی کرنے کی کوشش کریں.

اسی طرح کی حالت میں اللہ سبحانہ و تعالی کا یہ فرمان نازل ہوا تھا:

تو انہیں ان کے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ آپس میں دستور کے مطابق رضامند ہوں البقرة (232).

معقل بن يسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی بہن کی ایك شخص سے شادی کر دی تو اس شخص نے میری بہن کو طلاق دے دی، اور جب اس کی عدت گزر گئی تو وہ اس سے دوبارہ شادی کرنے کے لیے آیا تو میں نے اسے کہا:

میں نے اس سے تیری شادی کی، اور تیرا بستر بنایا اور تیری عزت و احترام کیا تو نے اسے طلاق دے دی اور اب اس کا دوبارہ رشتہ طلب کر رہے ہو! اللہ کی قسم وہ تیرے پاس دوبارہ کبھی نہیں لوٹ سکتی، اور اس شخص میں کوئی حرج بھی نہ تھا اور عورت بھی اس کے پا سواپس جانا چاہتی تھی.

تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرما دی:

تو انہیں ان کے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ آپس میں دستور کے مطابق رضامند ہوں

تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اب میں کرتا ہوں، تو انہوں نے اپنی بہن کی شادی اس سے کر دی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5130).

چنانچہ اس عورت کے والد کو ہماری یہی نصیحت ہے کہ وہ اس عورت کا اپنے خاوند سے نکاح کرنے پر راضی ہو جائے اور اس میں رکاوٹ نہ بنے تا کہ اللہ کے حرام کردہ فعل کا ارتکاب نہ کر بیٹھے.

واللہ اعلم .